السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآنی آیات کے جمع متکلم کے صیغوں کو واحد متکلم کے صیغوں میں تبدیل کرلینا کیا حکم رکھتا ہے؟ مذکورہ کتاب کے صفحہ نمبر 511 حدیث نمبر 65 میں قرآنی آیت : رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا لٰخ صیغہ واحد متکلم میں موجود ہے۔ حدیث کی سند پر غور فرمائیں۔ اور مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔ کیا دوسری آیات میں بھی ایسے صیغہ واحد متکلم بنایا جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مشار الیہ روایت جو قرآنی آیات میں صیغوں کی تبدیلی کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔ وہ ضعیف اور ناقابل حجت ہے کیوں کہ اس میں عبداللہ بن الولید بن قیس التجیبی المصری ضعیف راوی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں :

(لین الحدیث ولہ عند ابی داؤد حدیث واحد فی الدعاء اذا استیقظ وضعفہ الدار قطنی '' (تقریب 1/459 (تھذیب 6/69''

اور علامہ البانی رحمة اللہ علیہ رقمطراز ہیں :

'' واسنادہ ضعیف فیہ عبداللہ بن الولید وھو المصري وھو لین الحدیث کما فی التقریب''

(مشکوٰۃ 1/382) رقم الحدیث 1214 عمل الیوم واللیلة لابن السنی 276 حدیث رقم 761 سنن ابی داؤد باب ما یقول الرجل اذا تعار من اللیل۔ مع عون المعبود 4/474)

نیز صاحب المرعاة فرماتے ہیں :

(واخرجہ ایضا النسائی وابن حبان والحاکم وصححہ وابن مردویہ وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة '' (2/167''

یاد رہے تمام ائمہ کے ہاں اس حدیث کا مدار عبداللہ بن الولید پر ہے۔ اور وہ ضعیف ہے۔ لہٰذا حدیث ضعیف ٹھری۔ مسئلہ ہذا میں کوئی صحیح واضح نص ایسی نگاہ سے نہیں گزری جو قرآنی آیات میں صیغوں کی تبدیلی کے جواز پر'' دال ہو۔ لہٰذا بلا دلیل ایسے اقدام سے احتیاط میں ہی راہ سلامتی ہے اور اسی کو اختیار کرنا چاہیے۔ (حتی یاتی اللہ بامرہ

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص210

محدث فتویٰ